گندم ادھار لینے کا حکم

دار الافتاء اھلسنت (دعوت اسلامی)

سوال

ایک شخص نے دس بوری گندم ادھار لی ہے اور مالک کو کہا کہ ایک سال بعد جو میری فصل اترے گی تو اس وقت دس بوری واپس کردوں گا تو کیا یہ جائز ہے؟

جواب

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِکِ الْوَھَّابِ اَللّٰھُمَّ ھِدَایَۃَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

جی ہاں! گندم کو قرض دینا اور لینا جائز ہے کہ گندم مثلی چیز ہے۔ البتہ! یہ ضروری ہے کہ جتنی گندم لی، واپسی بھی اتنی اور ویسی ہی گندم دینا طے پائے۔ ہاں بعد میں دینے والا اپنی مرضی سے بغیر شرط کے اس سے زیادہ یا بہتر دے دے تو جائز ہے۔

لہٰذا صورتِ مسئولہ میں دس بوری گندم ادھار لے کر واپس دس بوری گندم دینا جائز ہے۔ اور اگر ایک سال بعد اس جیسی اتنی گندم کا ریٹ کم یا زیادہ ہو تو اس کا اعتبار نہیں ہے مثلاً دس بوری گندم قرض لی، جس کی مالیت اس وقت دس ہزار روپے تھی، تو اب ایک سال بعد واپس کرتے وقت اسی کوالٹی کی اتنی گندم کی قیمت اگرچہ بارہ ہزار روپے ہو جائے تب بھی وہی اور اتنی ہی گندم واپس کرنی ہوگی، ریٹ کی کمی بیشی کا اعتبار نہیں کیا جائے گا۔

درمختار میں ہے ”(صح) القرض (فی مثلی) وھو کل ما یضمن بالمثل عند الاستھلاک (لا فی غیرہ)“ ترجمہ: مثلی چیزوں میں قرض صحیح ہے، مثلی کے علاوہ دیگر چیزوں میں نہیں۔ اور مثلی ہر وہ چیز ہے کہ استہلاک کے وقت اس کی مثل سے اس کا ضمان دیا جائے۔ (الدر المختار، صفحہ 429، دار الکتب العلمیۃ، بیروت)

البحر الرائق میں ہے ”القرض مضمون بالمثل“ ترجمہ: قرض کا بدلہ اس کے مثل سے دیا جائے گا۔ (البحر الرائق، جلد 6، صفحہ 133، دار الکتاب الاسلامی)

فتاوی عالمگیری میں ہے”لو استقرض من آخر حنطة فاعطی مثلها بعد ما تغیر سعرها فانه یجبر المقرِض علی القبول“ترجمہ: اگر کسی نے دوسرے شخص سے گندم قرض لی اور مقروض نے ویسی ہی گندم واپس کردی لیکن واپسی کے وقت گندم کا نرخ تبدیل ہوچکا تھا تو قرض خواہ کو گندم قبول کرنے پر مجبور کیا جائے گا۔ (الفتاوی الھندیۃ، جلد3، صفحہ202، دارالفکر، بیروت)

درمختار میں ہے”کان علیه مثل ما قبض فان قضاه اجود بلا شرط جاز“ترجمہ: مقروض پر اس کی مثل دینا واجب ہے جو اس نے لیا تھا۔ پس اگر بغیر شرط کے اجود (یعنی بہتر) لوٹاتا ہے تو جائز ہے۔ (الدرالمختار، صفحہ430، دارالکتب العلمیۃ، بیروت)

بہارِ شریعت میں ہے"واپسی قرض میں اُس چیز کی مثل دینی ہوگی، جو لی ہے نہ اُس سے بہتر نہ کمتر، ہاں! اگر بہتر ادا کرتا ہے اور اس کی شرط نہ تھی، تو جائز ہے۔ یوہیں جتنا لیا ہے ادا کے وقت اُس سے زیادہ دیتا ہے مگر اس کی شرط نہ تھی یہ بھی جائز ہے۔"(بہارِ شریعت، جلد2، حصہ11، صفحہ759، مکتبۃ المدینہ، کراچی)

وَاللہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہ اَعْلَم صلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

مجیب: مولانا احمد سلیم عطاری مدنی

فتوی نمبر: WAT-4115

تاریخ اجراء: 17صفرالمظفر1447ھ/12اگست2025ء

Dar-ul-IftaAhlesunnat (Dawat-e-Islami)
www.fatwaqa.com
daruliftaahlesunnat
DaruliftaAhlesunnat
Dar-ul-ifta AhleSunnat
feedback@daruliftaahlesunnat.net